(1962_1_326_328)

14 مارچ 1961

از عدالت الاعظمیٰ

دیبا کرستپاتھی

بنام

آنریبل چیف جسٹس اور ججز آف

ہائی کورٹ آف اُڑیسہ

(کے سبّا راؤ، راگھوبر دیال اور جے آر مدھول کر، جسٹسز)

توہین عدالت ۔ مجسٹریٹس کو ہائی کورٹ کے فیصلے کو نظر انداز کرنے کا سرکیولر۔ اگر توہین کے مترادف ہے۔

اپیل کنندہ، بورڈ آف ریونیو کے ایک انڈر سکریٹری، نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کو بھیجی، قانونی یادگار اور ایڈووکیٹ جنرل کی رائے کو ایک توثیق کے ساتھ ہدایت کی ہے کہ ہائی کورٹ کی طرف سے بتائے گئے طریقہ کار کے برعکس، اس وقت تک عمل کیا جائے جب تک کہ کسی معاملے میں معاملہ ہائی کورٹ تک نہ لے جایا جائے، تا کہ اڑیسہ ہائی کورٹ کے فیصلے AIR 1951 اڑیسہ 40 سے پیدا ہونے والی الجھن پر قابو پایا جا سکے۔

مانا گیا کہ اپیل کنندہ واضح طور پر عدالت کی توہین کا مجرم تھا۔ انہوں نے مجسٹریٹ کو ہدایت دی کہ وہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو نظر انداز کریں حالانکہ یہ ان پر واجب تھا۔ یہ عدالتوں کے ذریعے انصاف کے انتظام میں کھلم کھلا مداخلت تھی۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1960 کی فوجداری اپیل نمبر 2۔

1957 کے اصل فوجداری متفرق کیس نمبر 8 میں اڑیسہ ہائی کورٹ کے 19 فروری 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری، ایچ آر کھنہ اور ٹی ایم سین۔

ایچ این سنیال، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل آف انڈیا۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے بی ایم پٹنائک، ایس این اینڈلی، جے بی دادا چنجی اور رامیشور ناتھ۔

14 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس مدھولکر۔ اپیل کنندہ، جو متعلقہ وقت میں، بورڈ آف ریونیو، اڑیسہ کے انڈر سکریٹری تھے، کو توہین عدالت کی سزا سنائی گئی ہے اور اڑیسہ کی ہائی کورٹ کے سامنے کارروائی کے اخراجات ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اپیل کنندہ کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کا موقع 19 جنوری 1955 کو اڑیسہ کے شمالی ڈویژن کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کو قانونی یاددہانی اور ایڈووکیٹ جنرل کے نقطہ نظر کی گردش تھی، جس میں درج ذیل توثیق ظاہر ہوتی ہے:

"مجھے ہدایت دی گئی ہے کہ میں قانونی یاددہانی اور ایڈووکیٹ جنرل کی رائے کی کاپیاں منسلک کروں اور یہ کہوں کہ محکمہ قانون کی رائے ہے کہ مجسٹریٹ کو مویشیوں کی خلاف ورزی کے قانون کی دفعہ 20 کے تحت نوٹس لینے کا اختیار دینے کے لیے کسی خاص اختیار کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی پیروی اس وقت تک کی جاسکتی ہے جب تک کہ معاملہ کسی معاملے میں ہائی کورٹ میں نہیں لے جایا جاتا، تاکہ آل انڈیا رپورٹر 1951 اڑیسہ، صفحہ 40 میں رپورٹ کیے گئے اڑیسہ ہائی کورٹ کے فیصلے سے پیدا ہونے والی الجھن کو ختم کیا جاسکے۔"

اس توثیق پر اپیل کنندہ کے دستخط ہوتے ہیں۔

ہائی کورٹ کی توجہ مذکورہ توثیق کی طرف مبذول کرائے جانے کے بعد اس نے نہ صرف بورڈ آف ریونیو کے انڈر سکریٹری بلکہ اڑیسہ کے قانونی یاددہانی کو بھی نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا تاکہ انہیں توہین عدالت میں پیش نہ کیا جائے۔ دونوں نے وجہ ظاہر کی۔ ہائی کورٹ نے لیگل ریمبرانسر کو بری کر دیا لیکن اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا اور اسے تنبیہ کی، جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دونوں نے ہائی کورٹ سے معافی مانگی تھی۔ اس کے باوجود، ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کنندہ کو عدالت کی توہین کا مجرم پایا گیا اور اسے تنبیہ کے ساتھ ساتھ کارروائی کے اخراجات ادا کرنے کی بھی ضرورت تھی۔

جس نکتے پر قانونی یاددہانی کی رائے طلب کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ کیا ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے دفعہ 190، ضابطہ فوجداری کے تحت جرائم کا نوٹس لینے کے لیے مجاز مجسٹریٹ کو ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے مجاز مجسٹریٹ سمجھا جا سکتا ہے جیسا کہ کیٹل ٹریسپاس ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت غور کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کی توثیق میں مذکور کیس میں، اڑیسہ ہائی کورٹ نے رگھو سنگھ بمقابلہ عبدالوہاب ((1896) آئی ایل آر 23 کلکتہ 442) کے فیصلے کے بعد یہ نظریہ اختیار کیا تھا کہ اجازت ضروری ہے۔ رگھو سنگھ بمقابلہ عبد الوہاب ((1896) آئی ایل آر 23 کلکتہ 442) کے فیصلے سے بدھان مہتو بمقابلہ اسور سنگھ ((1896) آئی ایل آر 23 کلکتہ 442) میں اختلاف کیا گیا تھا اور ایسا نہیں لگتا کہ یہ حقیقت اڑیسہ ہائی کورٹ کے نوٹس میں لائی گئی تھی۔ قانونی یاددہانی جس کے پاس معاملہ بھیجا گیا تھا، نے ایک نوٹ پیش کیا جو، ہائی کورٹ کے مطابق، "کچھ مبہم تھا اور اس میں تمام سوالات — نتیجہ خیز اور معاون سے نمٹا نہیں گیا تھا"۔ اس کے باوجود اپیل کنندہ نے اپنی توثیق میں مجسٹریٹ کو ہدایت دی کہ وہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو نظر انداز کریں حالانکہ یہ ان پر واجب تھا۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کی ہدایت عدالتوں کے ذریعے انصاف کے انتظام میں کھلم کھلا مداخلت اور عدالت کی واضح توہین ہے۔ اس نظریے پر ہم اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document